فتاوی رضویہ کا تعارفی و تجزیاتی مطالعہ

An Introduction and Analytical study of Fatawa Rizvia

ڈاکٹر جنید اکبر[i]　　عظمیٰ بی بی[ii]

Abstract

Fatawa Rizvia is the most prominent fatwa book of Barelvi School of thought.Ahmad Raza Khan Barelvi (1856-1921) is the author of Fatawa Rizvia. This is the finest amongst classical fatwa books in Urdu.

This book was first published in 1911 in 12 volumes; however it is now available in 31 volumes after twelve years of research and editing. Fatwa compilation play vital role in the propagation of a specific school of thought. There fore a number of such books are prepare by different scholars. Among these fatwa a prominent name is that of Fatwa Raznia which is authorized by well known personality of Barelvi School of thought i-e Ahmad Raza Khan Barelvi. Fatwa Rizvia reveals his extraordinary knowledge about religion. This book was first published in 1911 in 12 volumes, however it is now avalibale in 31 volumes after twelve years of research and editing.

This research article provides a brief introduction of the above said Fatwa followed by analysis of it, determining its methodology and characteristics.

Keywords: Ahmad Raza Khan, Barelviyat, Fatawa Rizwia

نظام افتاء کا بنیادی مقصد احکام شرعیہ کا علم اور دین کے تمام شعبوں کی واقفیت ہے۔ فتویٰ اور استفتاء کا نظام قرآن مجید کے نزول ہی سے شروع ہوا اور یہی اس کا بنیادی نصاب متعین ہوا، دینی مدارس کے قیام کے مقاصد میں سے ایک اہم مقصد تبلیغ دین ہے اور اس کی تکمیل دار الافتاء کے وجود کا مرہون منت ہے، دار الافتاء کے لیے مفتیان کی تقرری اور ان کی تربیت کی ابتداء عہد نبوی سے ہی ہوئی، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاذ بن جبلؓ کو یمن کا قاضی و مفتی بنا کر بھیجا۔ فتویٰ نویسی کے لیے ٹھوس علمی، تحقیقی اور تربیتی نصاب کی ضرورت ہے، تاکہ اللہ تعالیٰ کے صحیح احکامات اس کے بندوں کو بروقت پہنچے

i　اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ ودینیہ، جامعہ ہری پور

ii　ایم فل ریسرچ سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ ودینیہ، جامعہ ہری پور

اور مفتیان نبی کریم ﷺ کے حقیقی وارث بنیں۔

جب کوئی بھی انفرادی یا اجتماعی مسئلہ پیش آئے، تو اس کے حل کے لیے بالترتیب قرآن کریم، حدیث نبوی ﷺ، اجماع اور اجتہاد و قیاس کے راستے موجود ہیں، اسی سلسلے میں جہاں تک فتاویٰ نگاری کا تعلق ہے، تو افتاء بھی دراصل دین کے تحفظ کا ایک ذریعہ ہے، اس لیے اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"فقیه واحد اشد علی الشیطان من ألف عابد[1] "

"ایک فقیہ شیطان پر ایک ہزار عابد سے زیادہ بھی اشد ہوتا ہے۔"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" ایک ایسا زمانہ آئے گا جب علم دنیا سے اٹھ جائے گا اور سیادت جاہلوں کے ہاتھ میں آجائے گی، وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے[2]۔"

پاک وہند میں پہلی دارالافتاء کا قیام

تغیر زمانہ کی وجہ سے پیدا ہونے والے نت نئے مسائل کے احکام پر غور و فکر کر کے ان کے حل کی تلاش کے لیے قرآن وحدیث پر مکمل گرفت اور حالات حاضرہ کو علم دین کے اسباب و علل کی روشنی میں نہایت باریک بینی اور دقت نظر کے ساتھ مطالعہ کرنا جہاں ایک مفتی کے لیے ضروری تھا، وہی دور حاضر کے اہم تقاضوں میں بھی ایک اہم عنصر تھا اور جس کے لیے دارالافتاء کے قیام کی ضرورت شدت سے محسوس کی جارہی تھی۔ پاک وہند میں دارالافتاء کے قیام کی تاریخ کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مفتی احمد رضا علی خان بریلوی (۱۸۰۹ء— ۱۸۴۹ء) کی بریلی، اترپردیش میں قائم کردہ دارالافتاء کا شمار اُن قدیم دارالافتاء میں ہوتا ہے جو اردو، فارسی، عربی زبان میں باقاعدہ تحریری طور پر سوالات کے جوابات کا اہتمام کرنے لگے[3]۔

جس کے بعد ملک کے ہر کونے سے مختلف استفتاآت آنا شروع ہوئے، جس میں ہزاروں مسائل کے حل کی بنیاد بنی، بعد میں ملک کے دوسرے شہروں میں بھی دارالافتاء قائم ہوئے اور اردو فتاویٰ جات کی جمع وتدوین کا سلسلہ شروع ہوا۔

اس مقالہ میں مسلکِ بریلویت کے ایک معتبر فتاویٰ کے منہج و خصوصیات کے بارے میں بحث کی جائے گی، جو فتاویٰ رضویہ کے نام سے موسوم ہے۔

فتاویٰ رضویہ کا تعارف

فتاوی رضویہ احمد رضا خان صاحب کی تصنیف ہے۔ یہ فتاویٰ ابتدائی طور پر ۱۲ جلدوں پر مشتمل تھا اور (۱۹۱۱ء)

سے بغیر تخریج کے تسلسل کے ساتھ شائع ہوتا رہا۔ پھر پاکستان میں مولانا عبدالقیوم قادری صاحب نے اس فتاویٰ کی تخریج کی جس کی بناء پر فتاویٰ رضویہ آج ۳۰ جلدوں پر مبنی ہے، اسی طرح فتاویٰ رضویہ کی مزید تحقیق کی بنا پر اب یہ فتاویٰ ۳۳ جلدوں میں موجود ہے۔

فتاویٰ رضویہ کو سادہ اور جدید انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ فتاویٰ رضویہ پر تحقیقی اور علمی کام ہوا اور اس کی تشریح و تحقیق پر ۱۲ سال کا طویل عرصہ صرف ہوا، جو فتاویٰ رضویہ کے علمی معیار کو بلند کرتا ہے[4]۔

فتاویٰ رضویہ جدید

فتاویٰ رضویہ جدید تقریباً ۳۱ جلدوں پر مشتمل ہے جو تقریباً (۲۲۰۰۰) صفحات، (۶۸۴۷) سوالات وجوابات اور (۲۰۶) رسائل پر مشتمل ہے[5]۔

فتاویٰ رضویہ میں شیخ صاحب نے کمال مہارت کے ساتھ اس کی ہر جلد کے بارے میں اس کے صفحات رسائل، سوالات اور موضوع جلد کو بہت اچھے انداز میں ترتیب دیا اور ہر جلد کے رسائل اور موضوع کن کن صفحات پر موجود ہے اور کس کو، کس رسالہ میں تحریر کیا گیا ہے، یہ تمام چیزیں نہایت ہی مہارت کے ساتھ قاری کے لیے واضح کی گئی ہیں۔

فتاویٰ رضویہ کا منہج و خصوصیات

فتاویٰ رضویہ میں مسائل کے حل کے لیے جن امور کو ملحوظ رکھا گیا ہے، ذیل میں اس کی خصوصیات کا تذکرہ کیا جاتا ہے:

مفصل رسائل کی تحریر

فتاویٰ رضویہ میں ہر مسئلہ دلائل کی روشنی میں ذکر کیا جاتا ہے، لیکن اگر ضرورت پڑے اور جواب تفصیل طلب ہو، تو مکمل رسالہ تحریر کرتے ہیں، مثلاً فتاویٰ رضویہ کی پہلی جلد میں کتاب الطہارت کے گیارہ مختلف مسائل پر مفصل رسالے تحریر کیے،[6] جب کہ اسی منہج کے پیش نظر دوسری جلد میں پانی کے مسائل سے متعلق سات رسالے لکھے گئے،[7] جلد سوم میں چھ،[8] جلد چہارم میں پانچ،[9] جلد پنجم میں چھ،[10] جب کہ جلد ششم[11] اور ہفتم[12] میں گیارہ رسالے تحریر فرمائے گیے اور یہی ترتیب آگے تیس جلدوں تک ہر ایک جلد میں رہی ہے۔ جس سے جہاں ایک طرف فتاویٰ رضویہ کا تحقیقی منہج سامنے آتا ہے، وہی مصنف کی علمی رسوخ اور دقت نظر کا بھی کھلے دل سے اعتراف کرنا پڑتا ہے۔

اقوال پر تبصرہ واجتہاد کا استعمال

فتاویٰ رضویہ میں محض جمع و نقلِ اقوال نہیں بلکہ جابجا اپنے تبصرے اور اجتہاد سے بھی کام لیا گیا ہے، کہ وہ زیر

مطالعہ موضوع پر اسلاف کے اقوال پیش کر کے "اقول" کہہ کر اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں۔

مثال کے طور پر کتاب الطہارۃ، فصل فی النواقض میں جو رطوبتیں عادۃ بدن سے نکلتی ہیں، ان سے وضو ٹوٹتی ہے یا نہیں؟اور یہ پانی پاک ہے یا ناپاک؟اس ضمن میں مصنف نے فقہائے کرام کے اقوال پیش کرنے کے بعد" اقول "کہہ کر نیند میں منہ سے نکلنے والی رطوبت کو پاک، جب کہ زکام کے بارے میں دلائل سے ثابت کیا کہ اس سے وضو نہیں ٹوٹتا[13]۔

یہی منہج باقی جلدوں میں بھی ہے۔

جدید فلکیات کے بارے میں تحقیق

فتاویٰ رضویہ میں جہاں دینی مسائل کا جواب ذکر کیا گیا ہے، تو دوسری طرف عصر حاضر کے پیچیدہ مسائل کو بھی علمی اور تحقیقی دلائل کی روشنی میں حل کیا گیا ہے، جس سے ایک طرف دقت فہمی نمایاں ہوتی ہے، وہی دنیاوی فنون کے مقابلے میں دینی علوم کی فوقیت بھی ظاہر ہوتی ہے[14]۔

اس کی مثال جلد ستائیس میں کتاب مسائل شتیٰ میں موجود ہے، جس میں جدید فلکیات کی تحقیق پر دلائل کے ساتھ تفصیلی رد کیا گیا ہے اور عقلی و نقلی وجوہات سے زمین و آسمان کے سکون و حرکت کے بارے میں قیمتی مباحث یکجا کیے گئے ہیں، یہ رسالہ مولانا حاکم علی صاحب کے ایک استفتاء کے جواب میں لکھا گیا ہے[15]۔

قدیم و جدید فلسفی نظریات پر بحث

فتاویٰ رضویہ میں جیسے دوسرے مباحث کو ذکر کیا گیا ہے ایسے فلسفہ نظریات سے متعلقہ استفتاءات کو بھی زیر بحث لایا گیا ہے، جس میں قدیم یونانی فلسفے کی روشنی میں پوچھے گئے سوالات کا ٹھوس علمی انداز میں جواب دے کر لگے ہاتھوں قدیم فلسفی نظریات کا بلیغ انداز میں بھی شامل فتویٰ کیا گیا ہے، جس کی نظیر رسالہ "الكلمة الملهمة في الحكمة المحكمة لوهاء فلسفة المشئمة" ہے، اس رسالہ میں فلسفہ یونانی کے قدیم نظریات کو جاذب اور فصیح کلام میں رد کیا گیا ہے[16]۔

فتاویٰ رضویہ میں بات یہاں نہیں رکی، بلکہ جدید مفکرین کے آراء کا تنقیدی جائزہ لے کر، ان کے رد میں نقلی اور عقلی دلائل کے ساتھ تفصیلی کلام کیا گیا ہے، جس میں نہ صرف انگریز محققین کے علمی غرور کو تہس نہس کر دیا، بلکہ ان کے فلسفیانہ دعووں پر (۱۰۵) دلائل کی روشنی میں کلام کر کے اپنی رائے کی فوقیت ظاہر کی ہے۔

"رسالہ معین مبین بہر دور شمس و سکون زمین" میں مشہور امریکی فلکی محقق پروفیسر البرٹ ایک پورٹا کی جدید

فلکیات تحقیق پر بحث کی گئی ہے[17]۔ مزید برآں اسلامی فلسفے کے اصول و مبادئ کو ذکر کر کے قدیم وجدید فلسفی مباحث کے درمیان اسلامی نقطہ نظر اور عقلی و نقلی دلائل سے اس کا اثبات بھی فتاویٰ رضویہ کا اہم مبحث ہے، جس میں یونانی اور جدید فلسفہ کے اصولی موقف کا جائزہ لیا گیا ہے اور اسلامی تناظر میں اس کا تفصیلی حل تحریر کیا گیا ہے، ان مباحث کو فتاویٰ رضویہ کتاب الشتیٰ کے ایک تحقیقی فتویٰ میں ذکر کیا گیا ہے[18]۔

گمراہ فرقوں پر رد

فتاویٰ رضویہ کا اہم منہج یہ بھی ہے کہ اس میں جس طرح وضوء و نماز، صوم و زکاۃ اور حج و نکاح وغیرہ مباحث پر تحقیقی کلام کیا گیا ہے، ایسے ہی وقت کے تقاضوں کا لحاظ کر کے دوسرے تشنہ موضوعات کو بھی زیر بحث لایا گیا ہے، اس میں جہاں برصغیر کے فتنوں کی سرکوبی کی گئی، وہی عالم اسلام کے دیگر اطراف میں اٹھے گئے غیر صحیح عقائد کے حاملین پر بھی دلائل و براہین کی روشنی میں خوب رد وقدح کی گئی، اگرچہ اس میں بعض اوقات خاص مسلکی رنگ بھی غالب رہا۔ سعودی عرب میں اٹھے فتنۂ وہابیت پر رد کے لیے مختلف سوالات کے جوابات میں مستقل کلام کیا گیا ہے[19]۔ فتاویٰ رضویہ میں اسی موضوع کو لے کر متعدد رسائل تحریر کیے گیے، جس میں النیر الشہابی علی تدلیس الوہابی، السم الشہابی علی خداع الوہابی[20] اور اطائب الصیب علی ارض الطیب[21] وغیرہ ہیں۔

مسلک دیوبند پر رد وقدح

فتاویٰ رضویہ میں ایک اہم موضوع ہندوستان کے طول و عرض میں مقبولیت پانے والی جماعت کے خلاف معلوم ہوتی ہے، جس میں دیوبند کے مدرسہ میں ہر پڑھا ہوا، اعلیٰ حضرت کے آنکھ کا کانٹا نظر آتا ہے اور مختلف سوالات اور اس کے جواب میں دیئے گئے دلائل سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں مدرسوں کے فضلاء میں بظاہر کوئی بڑا اختلافی عنصر موجود نہیں، لیکن چند نامعلوم وجوہات کی وجہ سے فتاویٰ رضویہ میں یہ عنصر بڑھا چڑھا کر سر اٹھاتا ہوا نظر آتا ہے اور اس پر مختلف تفصیلی فتاویٰ اور متعدد رسائل تحریر کیے گئے ہیں، جن میں مناظرہ ورد بدمذہباں[22] اور دفع زیغ زاغ[23] وغیرہ سرفہرست ہیں[24]۔

متقدمین ومتأخرین کے اقوال سے استدلال

پہلے قرآن کریم کی آیات سے استنباط احکام کا حل پیش کرتے ہیں پھر حدیث شریف سے، پھر اقوال واحوال صحابہ کرام سے پھر سلف صالحین سے پھر فقہاء متقدمین سے اور آخر میں فقہاء متأخرین کے فتاویٰ سے نہ صرف استدلال کرتے ہیں، بلکہ اسناد بھی نقل کرتے ہیں اور فقہاء متقدمین کے فتاویٰ کا بھی ذکر کرتے ہیں، تاکہ مسائل کے حل کیلئے کوئی تشنگی نہیں

چھوڑے[25] ۔یہ پہلو رسالہ "الفضل الموھبی فی معنیٰ اذا صح الحدیث فھو مذھبی" میں موجود ہے۔اس رسالہ میں حدیث کی اقسام، حدیث کی صحت اور صحت کی اقسام اس سے متعلقہ قیمتی مباحث کو یکجا کر دیا ہے۔

قواعدِ فقہیہ اور افتاء کے اصول وضوابط کا تذکرہ

علماء کرام کے نقول اور فقہاء کرام کے ذکر کردہ اصولوں کی روشنی میں عالم مستفتی کو جواب کے ساتھ ساتھ، افتاء نویسی کے ضوابط اور متعلقہ مسائل کی تشریح بھی ذکر کرتے ہیں یعنی سوال کی تمام جہتوں پر حاوی ایک ایسا جواب ملتا ہے، جو ایک رسالہ ہوتا ہے[26] ۔اس کے نظائر میں فوائد فقہیہ وافتاء ورسم المفتی کا رسالہ ہے، جس میں کچھوے کی حلت و حرمت کا جہاں جواب دیا گیا، ایسے ہی مجتہدین کے اصولی اختلاف، مجتہد کی شان، مفتی کے لیے اصول وضوابط اور علمائے کرام کے فتاویٰ کو رد کرنے کے احکام کو بھی ذکر کیا گیا ہے۔

مشکلات حدیث کا حل اور تطبیقِ احادیث

فتاویٰ رضویہ کی ایک خصوصیت مشکلات حدیث کا حل ہے، بسا اوقات حل فتویٰ میں متعارض احادیث میں تطبیق بھی دی جاتی ہے۔اسی طرح مختلف فیہ مسائل میں اپنے مسلک کی تائید کے لیے جہاں قرآن وحدیث کا حوالہ دیا جاتا ہے وہی رواۃ حدیث کے مراتب سے بھی استدلال کر کے اپنے مسلک کی ترجیح ثابت کرتے ہیں۔

علومِ باطنہ کا ذکر

علوم ظاہریہ کی طرح ، فتاویٰ رضویہ میں علوم باطنہ کو بھی ذکر کیا جاتا ہے اور قاری کے ذہن کے موافق مسئلہ کی وضاحت کر کے روحانی امراض کی نشاندہی بھی ساتھ ذکر کرتے ہیں۔[27] جیسا کہ کتاب النکاح میں شیطانی تلبیسات کو واضح کر کے سائل کو ایک اچھے انداز میں سمجھایا گیا ہے۔

فقہ حنفی کے مصادر کا عظیم ذخیرہ

فقہ حنفی کی ماخذ احادیث کا مکمل ذخیرہ فتاویٰ رضویہ میں موجود ہے، جو روایت ودرایت کے اصولوں کے مطابق ایک اچھے انداز میں پیش کی گئی ہے[28]۔ فتاویٰ رضویہ کا نایاب مقدمہ اس کی زندہ مثال ہیں، جس میں براعت استہلال کے طور پر مقدمۃ الکتاب میں مصادر کتب کو بھی ذکر کیا گیا اور لغوی معنٰی کے اعتبار سے روایت ودرایت کی روشنی میں اپنے فتاویٰ کا منہج بھی متعین کیا۔

فتاویٰ رضویہ کا منہج اور عربی لغت سے استدلال

فتاویٰ رضویہ کا ایک اہم منہج استدلال ہے کہ وہ دین فہمی کے بنیادی اصول، عربی لغت اور ادب کی روشنی میں

قرآن و سنت کو سمجھنے کے لیے اپنا یا گیا ہے، کتب لغت جن میں صحاح، صراح، مختار، تاج العروس مجمع البحار اور مصباح، قاموس وغیرہ شامل ہیں،[29] ان پر فتاوی رضویہ کے مصنف نہ صرف کامل مہارت حاصل ہے، بلکہ عبور اور دسترس بھی ہے، مشکل الفاظ، سیاق وسباق کے تحت عمل میں لا کر مسئلہ کا مکمل حل پیش کرتے ہیں[30]۔

خلاصہ بحث

فتاویٰ رضویہ میں قرآن وحدیث سے پہلے استفادہ کیا جاتا ہے اس کے بعد شروح حدیث اور فقہائے کرام کے متون وشروح سے مسائل کا ذکر کیا جاتا ہے، تفصیل طلب موضوعات پر پہلے اجمالی اور پھر تفصیلی کلام کر کے سوال کے تمام گوشوں کو واضح کیا جاتا ہے، مصنف کا منہج خالص علمی اور عقلی مباحث پر مشتمل ہے، مگر نقلی دلائل کے ساتھ عقلی استدلالات کو بھی شامل بحث کیا گیا ہے۔ مگر ساتھ ساتھ مسلکی جھلک بھی نمایاں طور پر نظر آتا ہے۔

حواشی وحواشی جات

1 محمد بن عیسی، جامع الترمذی، ابواب العلم، باب ماجاء فی فضل الفقہ، حدیث (2681)، دار الغرب الاسلامی بیروت، 1998ء
2 معمر بن ابی عمر راشد الازدی، جامع معمر بن راشد، باب العلم، حدیث (20477) المجلس العلمی باکستان، 1403ھ
3 انجمن مستشار العلماء، مجموعہ فتاویٰ صابری 1: 4-5 ،لاہور (س۔ن)
4 مولانا محمد اسد قادری، تلخیص فتاویٰ رضویہ 1: 36، لاہور اکبر بک سیلرز، 2010ء
5 رضا فاؤنڈیشن، فتاوی رضویہ 1 :9، جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور (س۔ن)
6 فتاویٰ رضویہ، کتاب الطہارۃ، جز الف 1: 103، 239
7 نفس مصدر جزب، 2: 708
8 فتاویٰ رضویہ، کتاب الطہارۃ، 3: 65
9 نفس مصدر 4: 461
10 فتاویٰ رضویہ، کتاب الصلاۃ 5: 429
11 نفس مصدر 6: 61
12 فتاویٰ رضویہ، کتاب الجنائز 4: 910
13 نفس مصدر ، کتاب الطہارۃ، جزب 1: 336
14 عبد الحکیم شرف قادری" العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ "کی انفرادی خصوصیات 29-48، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کراچی (س۔ن)
15 فتاویٰ رضویہ کتاب الشتی، 27 : 44، 41
16 نفس مصدر 27 : 383

17 فتاویٰ رضویہ کتاب الشتّٰی 27 : 229

18 نفس مصدر ، رسالہ مقامع الحدید علی خد المنطق الجدید 27 : 105

19 فتاویٰ رضویہ کتاب الشتّٰی 27 : 581

20 نفس مصدر 27 : 597

21 فتاویٰ رضویہ کتاب الشتّٰی 27 : 643

22 نفس مصدر 27: 557

23 فتاویٰ رضویہ کتاب الشتّٰی 27 : 621

24 اس میں اپنے موقف سے مخالف نظریہ کے قائلین کو کہیں کوے سے تشبیہ دی گئی، تو کہیں گستاخ رسول اور گستاخ خدا کے طعنے پر کسے گئے اور چند ایک مقامات پر بات بڑھ کر کافر اور کائنات کا غلیظ انسان قرار دیا، اس سے جہاں فتاویٰ رضویہ کے علمی مورال پر داغ لگایا جاسکتا ہے، وہی آپ کے جلالت قدر پر بھی انگلی اٹھائی جاتی ہے۔

25 فتاویٰ رضویہ، کتاب الشتّٰی 27: 61

26 نفس مصدر ، رسالہ ہدایۃ المتعال فی حد الاستقبال، کتاب الصلاۃ 6 : 66

27 فتاویٰ رضویہ، کتاب النکاح، شیطان کبھی حسنات کے حیلہ سے بھی اغوا کرتا ہے 7: 110

28 نفس مصدر ، ہبۃ النساء فی تحقیق المصاہرۃ بالزنا، 7: 352

29 مولانا محمد اسد قادری، تلخیص فتاویٰ رضویہ 1: 95-97، لاہور اکبر بک ہاوس (س-ن)

30 " العطایا النبویہ فی الفتاوی "الرضویہ کی انفرادی خصوصیات: 57